3434 ـ كيا حاملہ كے ليے روزہ ركھنا افضل ہے كہ افطار ؟

سوال

كيا حاملہ عورت كےليے روزہ ركھنا افضل ہے يا نہ ركھنا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حاملہ عورت بھى دوسروں كى طرح روزے ركھنے كى مكلف ہے ، ليكن اگر اسے اپنى جان كا خطرہ ہويا پھر وہ بچے كى جان كا خطرہ محسوس كرے تواس كے ليے روزہ ترك كرنا مباح ہے ـ

ابن عباس رضي اللہ تعالى عنہما مندرجہ ذيل آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں :

اورجواس كى طاقت نہيں ركھتے ان پر ايك مسكين كا كھانا بطور فديہ ہے بوڑھى عمر كے مرد اوربوڑھى عورت كے ليے رخصت تھى كہ روزے كى طاقت ركھتے ہوئے بھى روزہ افطار كرسكتے ہيں اورہر دن كے بدلے ميں ايك مسكين كو كھانا كھلائيں ـ

اوردودھ پلانے والى اورحاملہ عورت كو جب اپنى اولاد كى جان كا خدشہ ہو تو وہ دونوں روزہ چھوڑيں اوراس كے بدلے ميں كھانا كھلائيں ـ سنن ابوداود حديث نمبر (2317) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے ارواءالغليل (4 / 25 ـ 18) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے ـ

يہ ضرورى ہے كہ يہ علم ہونا چاہيے كہ حاملہ عورت كے ليے روزہ چھوڑنا بعض اوقات جائز اوركبھى واجب اوركبھى حرام ہوتا ہے :

جب حاملہ عورت كو روزہ ركھنے ميں مشقت ہواوراسے ضرر نہ دے تواس كے ليے روزہ چھوڑنا جائز ہے ـ

جب روزہ ركھنے كى وجہ سے اس پر يا بچے پر ضرر اورنقصان مرتب ہوتا ہو تو روزہ چھوڑنا واجب ہے ـ

اورجب حاملہ عورت كوروزہ ركھنے ميں كوئي مشقت نہ ہوتى ہو تواس كا روزہ ترك كرنا حرام ہے ـ

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

حاملہ عورت کی دوحالتیں ہیں :

پہلی حالت :

وہ عورت قوی اورطاقتور اورنشیط ہو روزہ رکھنے کی وجہ سے اسے کوئي مشقت نہ ہواس کےبچے پر بھی کوئي ضرر نہ ہو تواس عورت پر روزہ رکھنا واجب ہے ، کیونکہ روزہ چھوڑنے کے لیے اس کے پاس کوئي عذر نہیں ۔

دوسری حالت :

عورت ثقل حمل کی وجہ سے روزے کی متحمل نہ ہو یا پھر کمزوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے ، تواس حالت میں وہ روزہ نہیں رکھے گی اورخاص کر جب اس کے بچے کو ضرر ہو تواس وقت اس کےلیے روزہ ترک کرنا واجب ہے ۔

دیکھیں فتاوی الشیخ ابن عثیمین (1 / 487) ۔

شیخ ابن بازرحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

(حاملہ اوردودھ پلانے والی عورت کا حکم مریض کا حکم ہے ، اس لیے جب ان پر روزہ رکھنے میں مشقت ہو توروزہ چھوڑنا مشروع ہے ، اورمریض کی طرح بعدمیں ان روزوں کی قضاء کریں گی ، اوربعض اہل علم کا کہنا ہے کہ ہردن کے بدلے میں ایک مسکین کوکھانا کھلانا ہی کافی ہوگا ، لیکن یہ قول ضعیف اورمرجوح ہے ۔

صحیح یہی ہے کہ ان پر مسافر اورمریض کی طرح قضاء ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

لھذا تم میں سے جو بھی مریض اور مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184)

اوراس پرمندرجہ ذیل حدیث بھی دلالت کرتی ہے :

انس بن مالک الکعنبی رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقینا اللہ تعالی نے مسافر سے روزہ اورنماز کا کچھ حصہ ختم کردیا ہے ، اورحاملہ اوردودھ پلانے والی سے روزے) رواہ الخمسۃ ۔ انتھی ۔

دیکھیں تحفۃ الاخوان باجوبۃ مھمۃ تتعلق باركان الاسلام صفحہ (171) ۔

واللہ اعلم .